اصلاح ہمارا نصب العین

از
سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ۔ ھُوَ النَّاصِرُ

اصلاح ہمارا نصب العین

ہم ''اصلاح'' کے پہلے پرچہ کو اہالیانِ کشمیر کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے اپنے نصب العین کو بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ تا حکومت اور رعایا' دوست اور دشمن کسی کو بھی ہمارے مقصد کے متعلق کوئی شُبہ نہ رہے۔ گذشتہ تین سال کی جدوجہد سے کشمیر میں جو فضا پیدا ہو چکی ہے وہ اس بات کو چاہتی ہے کہ ان نئی طاقتوں سے جو ملک میں پیدا ہو گئی ہیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھایا جائے ورنہ خطرہ ہے کہ وہ طاقتیں بجائے ملک کے لئے مفید ہونے کے مُضِر ہو جائیں۔ گذشتہ تین سال میں ملک میں جو کچھ ہوا ہے اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ کوئی شخص ایک پہاڑ کی چوٹی پر سے ایک بڑے دریا کا دہانہ کاٹ کر اسے ایک نہایت گہرے گڑھا میں گرا دے۔ یہ بلندی سے پستی میں گرنے والا پانی اپنے اندر بے انتہاء طاقت رکھتا ہے' لاکھوں گھوڑوں کی بجلی کی طاقت اس کے اندر موجود ہوتی ہے' ہزاروں مکانات اس سے روشن کئے جا سکتے ہیں' سینکڑوں کارخانے اس سے چلائے جا سکتے ہیں' ہزاروں کنویں' آہٹ اور پن چکیاں حرکت میں لائی جا سکتی ہیں اور لاکھوں آدمیوں کو بے روزگاری سے بچا کر آرام اور راحت کی زندگی بخشی جا سکتی ہے لیکن اگر اس طاقت کو استعمال نہ کیا جائے اور اس پانی کو بغیر حد بندی کے چھوڑ دیا جائے تو وہ چٹانوں کو گرانے' مکانوں کو برباد کرنے' گاؤں اور شہروں کو اُجاڑنے' کھیتوں اور باغوں کو تباہ کرنے کے سِوا کس کام آ سکتا ہے؟

کشمیر' ہاں مدتوں سے سوئے ہوئے کشمیر میں ایک بیداری پیدا ہوئی ہے جس طرح یخ بستہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر گرمیوں کے سورج کی کرنیں منجمد پانی میں حرکت پیدا کر دیتی ہیں اور قطرہ قطرہ کر کے وہ برف کے ڈھیر سے جُدا ہونے لگتا اور ایک نہ ختم ہونے والی سیر و سیاحت کو شروع کر دیتا ہے اسی طرح کشمیر کی نوجوان روحوں میں گرمی پیدا ہو گئی ہے۔ وہ ایک ایک کر کے گذشتہ

منجمد حالت کو چھوڑ رہی ہیں' زندگی کا خون پھر ایک دفعہ ان کی رگوں میں دوڑنے لگا ہے وہ پھر ایک دفعہ اپنے جنت نظیر ملک کو جو دوزخ سے بدتر ہو رہا تھا جنت نظیر بنانے کے لئے حرکت کرنے لگے ہیں ایک نہ ختم ہونے والی بے چین کر دینے والی حرکت ان کے اندر پیدا ہو رہی ہے۔ یہ ایک خوشی کی بات ہے مگر ساتھ ہی اس میں ایک خطرہ کا الارم بھی ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اونچے پہاڑوں سے پگھل کر آنے والی برف ملک کو برباد کرنے والی ثابت ہوگی یا اسے آباد کرنے والی؟

وہ مختلف چوٹیوں سے بہہ کر آنے والی چھوٹی چھوٹی نالیاں جو تندرست بچوں کی طرح بے فکری کے ساتھ پتھروں کے ساتھ کھیلتی ہوئی نشیب کی طرف آ رہی ہوتی ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ وہ ایک مُہیب سیلاب کی شکل میں تبدیل ہو کر قیامت کا نظارہ نہ دکھائیں گی؟ پس جہاں بیداری میں ایک خوشی کی جھلک ہے وہاں عظیم الشان خطرات بھی پوشیدہ ہیں اور ملک کے لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ اس امر کو یاد رکھیں کہ حدوں کے اندر بہنے والا پانی ملک کو آباد کرتا لیکن حدوں کو توڑ کر بہنے والا پانی ملک کو برباد کرتا ہے۔ جہاں ان کا فرض ہے کہ ملک میں بیداری پیدا کریں وہاں ان کا یہ بھی فرض ہے کہ بیدار نوجوانوں کی زندگیوں کو اعلیٰ مقاصد کے لئے خرچ کریں اور اعلیٰ اخلاق کی زنجیروں میں جکڑ دیں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو ان کی سب محنت اکارت جائے گی اور سب کوشش رائیگاں۔

''اصلاح'' اسی مقصد کو لے کر جاری ہوا ہے کہ وہ ایک طرف اِنْشَاءَ اللّٰہُ ملک میں بیداری کی لہر پیدا کرے گا تو دوسری طرف بیدار شُدہ روحوں کو مذہبی اخلاقی اور تمدنی ذمہ داریوں کو بجا لانے کا مشورہ دے گا۔ اس کی تمام تر کوشش اِس پر صرف ہوگی کہ نوجوانوں کے اوقات ضائع نہ ہو جائیں' ان کی قربانیاں بے ثمر نہ رہیں' ایک ایک پیسہ جو ملک کی بہتری کے لئے خرچ ہو' ایک ایک لمحہ جو قوم کی بہبودی کے لئے صرف کیا جائے' ایک ایک کانٹا جس کی خلش ملت کی ترقی کے لئے برداشت کرنی پڑے' اس کا نتیجہ ملک' قوم اور ملت کو کئی گُنا ترقی کے ساتھ ملے۔ اگر ہم اس مقصد میں کامیاب نہ ہوئے تو یقیناً ہمارے ملک کا مستقبل اندوہناک ہوگا۔ **اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ۔**

ہمارا مقصد تعمیری پروگرام کو جاری کرنا ہوگا ہم کوشش کریں گے کہ ملک کو صحیح تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائیں تا کہ ہمارے نوجوان بھی ہندوستان کے نوجوانوں کی طرح روٹی کی فکر میں سرگرداں نہ پھریں۔ ہماری کوشش ہوگی کہ نوجوانوں میں قربانی کی روح کے ساتھ استقلال کی روح بھی پیدا کریں تا کہ وہ اس بگولے کی طرح نہ ہوں جو ہر چیز کو ہلا کر آپ بھی

غائب ہو جاتا ہے بلکہ وہ صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں کی طرح ہوں جو مُردہ روحوں میں جان ڈال دیتے ہیں اور بارہ مہینے خدمتِ خلق میں لگے رہتے ہیں۔ ہمارا اخبار علاوہ خالص علمی مضامین شائع کرنے کے ایسے مضامین بھی شائع کیا کرے گا جن میں صنعت وحرفت کے متعلق مفید نسخے ظاہر کئے جائیں گے تا کہ قومی ترقی کے لئے ان ضروری شعبوں کی طرف توجہ رکھنے والے لوگ ان سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

ہماری کوشش ہوگی کہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے پوری کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ ریاست کشمیر اور جموں کی تمام اقوام کے درمیان صُلح اور آشتی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

ہم کبھی اس امر کو برداشت نہیں کریں گے کہ ریاست مسلمانوں کے حقوق کو خصوصاً اور دوسری اقوام کے حقوق کو عموماً پامال کرے لیکن اس کے ساتھ ہی ہماری پوری کوشش ہوگی کہ شورش اور قانون شکنی کی تحریکات کا مقابلہ کریں اور اس بارہ میں ہم لوگوں کے اعتراض سے ہرگز خائف نہ ہوں گے جس طرح کہ حکومت پر صحیح نکتہ چینی کرنے سے بھی ہم خائف نہ ہوں گے اِنْشَاءَ اللّٰہُ۔ ہمارا سارا زور مسلمانوں کو منظّم کرنے پر خرچ ہوگا۔ ہمارے نزدیک مسلمانوں کو اِس قدر نقصان ان کے دشمنوں کی طرف سے نہیں پہنچ رہا جس قدر کہ اپنے اندر تنظیم نہ ہونے کے سبب سے۔ پس ہماری کوشش یہ ہوگی کہ مسلمانوں کی تنظیم کو مکمل کیا جائے تا کہ بغیر شورش اور فساد کا راہ اختیار کرنے کے وہ حکومت پر زور ڈال سکیں۔ جیسا کہ ہم لکھ آئے ہیں کوئی قوم بغیر مذہب اور اخلاق کے ترقی نہیں کرسکتی پس ''اصلاح'' بدرسومات کے دور کرنے، مذہب سے نفرت کے جذبہ کو محبت کے جذبہ سے بدلنے اور تمدنی اصلاح کے ہر شعبہ کو مضبوط کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گا۔

یہ کام اہم ہے ایک ملک کی سب ضرورتوں کا اجارہ دار بننے کا دعویٰ معمولی دعویٰ نہیں لیکن ہم اللہ تعالیٰ سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس کام میں ہماری مدد کرے گا اور اس سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہماری ہمتوں میں برکت دے اور ہماری نیتوں کو درست رکھے۔ ہم ان اہلِ کشمیر سے بھی استدعا کرتے ہیں جو ان مقاصد سے دلچسپی رکھتے ہیں کہ وہ اس کام میں ہماری مدد کریں۔ صحیح اور ضروری خبروں سے ہمیں مطلع کرتے رہیں اور اصلاح کی آواز کو ہر فردِ بشر تک پہنچانے کی کوشش کریں تا کہ اس میں روز بروز طاقت پیدا ہوتی جائے اور وہ قلیل ترین عرصہ میں ملک کی اصلاح کرنے میں کامیاب ہو سکے۔

ہم حکومت سے بھی امید کرتے ہیں کہ وہ ملک میں امن کے قیام کی غرض سے ان سچی

شکایات کے دور کرنے کی طرف توجہ کرے گی جو وقتاً فوقتاً ''اصلاح'' میں شائع ہوں گی اور اہلِ ہنود اور سکھوں سے بھی امید کرتے ہیں کہ وہ ہماری نیت پر پہلے سے ہی حملہ نہ کریں۔ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہم کسی ایسے مطالبہ کی تائید نہ کریں گے جو غیر منصفانہ ہو خواہ اس کے پیش کرنے والے ہمارے عزیز ترین دوست ہی کیوں نہ ہوں۔امید ہے کہ وہ بھی ہمارے ساتھ مل کر کشمیر کی ترقی کے لئے کوشش کرنے میں دریغ نہ کریں گے۔آخر یہ ملک جس طرح ہمارا ہے ان کا بھی ہے۔ **وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ**

(اخبار اصلاح ۴۔اگست ۱۹۳۴ء)